خطبات۔

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd vol 62

Track 1

Time

عرس مبا رک 2004 حیدرآباد

... اعوذ بااللہ

... بسم اللہ

... لا اقسم بھذا لبلد

عزیزان گرا می قدر، محترم دو ستو ں ،عظیمی بچیوں اور بچوں اور متحرم
بزرگوں السلام و علیکم میں نے تھوڑی سی گرفت سے کا م لیا میرا عظیمی
تعارف میمیرا تعارف کر وا رہے تھے آپ نے پو راتعارف نہیں سنا اس تعارف میں
سوائے تعریف اور تو صیف کے جہاں تک تععریف اور تو صیف کا تعلق ہے بلا شبہ
اس سال کی کمزروی ہے یا تعریف سن کر خوش ہو تا ہے اور جب کو ئی ایسی
بات کہ آدمی اپنی تعریف سن کر خوش نہ ہو یہ اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی
تعریف اور تو صیف بیان کی جا تی ہے تو اللہ تعالیٰ بھی خوش ہو تے ہیں اور
بندوں کے اندر اللہ تعالیٰ کی طرف سے منتقل ہو جا ئے گی لیکن ہر حال مجھے تو
کچھ اچھا نہیں لگا پتا نہیں کیا کیا کہتے تھے ہو نے والی بات نہ ہو نے والی بات
میں معزت کے ساتھ رحم و دلی کے ساتھ محبت کے ساتھ آپ کی خدمت میں حا
ضر ہو گیا ہوں یہ تقریب حضور قلندر بابااولیا ء کے یوم سال کے سلسلے میں
منقد کی جا رہی ہے حضور قلندر با بااولیا ء ستا ئیس جنوری سیونٹی نا ئن میں
اس دنیا سے تشریف لے گئے تھے اور اس کے بعد تسلسل کے ساتھ یہ پرو گرام
منقدہو رہے ہیں پہلے یہ پرو گرام کر اچی تک محدود تھا۔ پھر الحمد اللہ حضور
قلندر بابااولیا ء نام نا می اسم گرا می ملکوں شہروں سے نکل کر دور درازتک
اس کو رفقت بخشی اور اب یہ عرس کی تقریبات دنیا کے تقریبا سارے کی ممالک
میں منقید کی جا تی ہے اور اس کا منشا ء یہ ہو تا ہے حضور قلندر با بااولیا ء
کی تعلیمات کو اجتما عی طور پر لو گوں تک پہنچا دیا جائے اس میں ہمیبا للہ
تعالیٰ کا انعام اور شکر ہے کہ بڑی کا میابی ہو ئی اور یہ اب سلسلہ عظییمیہ
اس طرح متعارف ہو گیا ہے جیسے دو سرے سلسلے مثلا،نقشبندیہ،
چشتیہ ،سہوردیہ ،قادریہ،یہ سارے سلا سل ایک ہی ہیں صرف را ستے جداگا نہ
ہیں لیکن سلسلے سارے ہی ایک ہیں اب مثلاً یہ آپ کا ایک حیدرآباد شہر ہے ا
ب اس شہر میں داخل ہو نے کے لئے چھ ساتھ سڑکیں تو ہو نگی کو ئی ادھر سے

آرہی ہو گی کو ئی کرا چی سے آرہی ہو گی کو ئی تو سڑکیں الگ الگ ہو نے
سے منزل کا تعین جو ہے وہ ایک ہی ہو تا ہے منزل بدل نہیں جا تی جس را ستے
سے بھی آپ جا ئیں ظاہر ہے شہر میں پہنچ جا ئیں گے اسی صورت سے یہ سلا
سل جو ہےیااللہ اور اللہ کے رسول تک پہنچا نے کا ایک را ستہ ہے تو مختلف
لوگوں نے مختلف حا لا ت کے تحت زمانے کی تبدیلی کے تحت یہ را ستے معین کئے
اب دیکھئے آج سے بیا ئیس سال پہلے اتنا شعور با لغ نہیں تھا جتنا آج نہیں ہمارے
زما نے میں سترہ اٹھا رہ سال کے بچے اگر بیٹھک میں بزرگ بات کر رہے ہو تھے
تو انہیں سلام کر نین کے لئے بلا یا جا تا تھا وہ شر ما ئے جا تے تھے
السلام و علیکم کہے کر بیٹھ جا تے تھے جلدی سے بھا گ جا تے تھے اب صورت یہ
ہے کہ پانچ سال کا بچہ آپ سے نا صرف یہ گفتگو کر تا ہے ایسے ایسے سوال کر
تا ہے کہ آپ کو جواب بھی نہیں آتا ہو کمپیوٹر کی گیم کھیلتا ہے اور بہت سوال
کر تا ہے جو آدمی کہتا ہے یہ کس قسم کے سوال ہیں بھئی مطلب یہ ہے کہ
زمانے تبدیل ہورہا ہے ہزمانے کی ایک خصوصیت ہے وہ یہ ہے کہ زمانے ٹہرتا
نہیں ہے زمانے نے مطلب ہی یہ ہے کہ نہ ٹہرنے والی چیز مثلاً حضرت آدم علیہ
السلام سے لیکر اب تک اگر آپ زمانے کی تعریف کر یں تو آپ اس کا علاوہ کچھ
نہیں کہے گی کہ زمانے کا مطلب یہ ہے کہ اس میں تغیر ہو تا رہے اس میں
تبدیلی ہو تی رہےہے نئی نئی ایجا دات سامنے آتی ہیں شعور میں ایسی بنیادی
تبدیلیاں پیداہو تی ہیں کہ جب اس شعور کو پچھلے شعور کو اگلے شعور کو بیٹھ
کر سو چا جا ئے ہتو آدمی تو حیران اور گم ہے مثلاً پہلے کا آدمی جو یہاں سے
انتقال فرما گئے ہمارے بزرگ یا ہمارے بچے یا نو جوان بچے بھی اللہ میاں بلا لیتا
ہے اگر انہیں یہاں لا یا جا ئے سو سال پہلے کے بچوں کو وہ آپ کو یقین کر یں
وہ دنیا کے حا لا ت دیکھ کر وہ بد حواس ہو جا ئیں گے یہ کیسا تیز رفتار زمانے
ہے اور اس زما نے کے آدمیوںکو اگر آپ اسٹون ایج میں لے جا ئیں وہاں وہ حیران
ہو جا ئیں گے یہ کس قسم کا زمانے ہے بھئی ہر چیز بر پتھرکی ہے بر تن بھی
پتھر کا اوزار بھی پتھر کے سو نا، لیٹنا ،بیٹھنا بھی پتھر کا گھر بھی ،پتھر کے فرش
بھی ،پتھر کے سل بٹا بھی ،پتھر کاتوا بھی ،پتھر کا تو یہ ایک زمانے کا تغیر ہے ہ
تغیر کے ساتھ ساتھ آدمی کا شعور ہی متغیر نہیں ہوا اس شعور کو سنبھالنے کے
لئے اس شعور میں ساکت پیدا کر نے کے لئے مثلاً بات یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ
السلام سے لیکر سیدنا حضور علیہم الصلوٰ ۃوالسلام تک جتنے پیغمبران علیہم
السلام تشریف لائے ان کی تعداد ایک لا کھ چوبیس ہزار بتا ئی جا تی ہے جب ہم
اس تعلیمات کو دیکھتے ہیں اس پر غو رو فکر کر تے ہیں تو ہمیں وہاں کو ئی
نئی بات نہیں ملتی بات ایک ہی نظر آتی ہے اللہ وحدہ لا شریک ہے اللہ کے
علاوہ کسی کی پر ستش نہ کی جا ئے بت پر ستی اللہ تعالیٰ کو نا پسندہو تی
ہے جھوٹ نہیں بو لو کسی کاحق نہیں ما رووالدین کا احترا م کرو یعنی کسی
بھی پیغمبر کی تعلیمات کو جب آپ پڑھیں گے غور کر یں گے تو ہر پیغمبر نے ایک
ہی بات کی ہے سوال یہ ہے کہ جب ایک پیغمبر نے ایک ہی بات کی ہے تو ایک لا

کھ چو بیس ہزار پیغمبر اللہ تعا لیٰ نے کیوں بھیجے سمجھنے کی بات کہ ہر
پیغمبر نے ایک ہی بات کی ہے اللہ واحدہ لا شریک بت پر ستی شرک ہے اور ایسا
شریک ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کوکبھی معاف نہیں کر تا ساتھ ساتھ جو مواعد ہے
اللہ پر ست ہے جوبت پرستی سے نفرت کرتے ہیں ان کے لئے جو قاعدے اور ضا
بطے بنا ئے تو ہر پیغمبر نے یہ کہا نماز پڑھو ہر پیغمبر نے یہ بات کہی کہ علو م
سیکھو،ہر پیغمبر نے یہ کہا کسی کا حق نہیں ما رو پڑوسیوں کا آدب کرو احترام
کرو ساتھ ساتھ یہ کہ آدم ذات کے لئے ضروری ہے کہ وہ علوم سیکھے انسانیت
کے دا ئرے میں داخل ہو جا ئے ایک ہی بات سب نے کہی لیکن ساتھ ساتھ جب
ہم حضرت نوح علیہم السلام کی تعلیمات کامطا لعہ کر تے ہیں جن کو آدم
انسانی جو کہلا تے ہیحضرت ابرا ہیم علیہ السلام کی جو تعلیمات کا مطا لعہ
کر تے ہیں،حضرت مو سیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کو پڑھتے ہیں،حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کی تعلیمات کوپڑ ھتے ہیاور پھر سیدنا حضور علیہم الصلوٰ ۃ والسلام
کی تعلیمات کا مطا لعہ کر تے ہیں ہتو وہاں آپ کوایک بات نظر آئے گی وہ یہ
ہے کہ ہر پیغمبر نے اپنے دور کے مطا بق اللہ کا پیغام پہنچا یا ہے جیسے جیسے
انسانی شعور با لغ ہو تا چلا گیا اسی منا سبت سے پیغمبروں نے اللہ کی با توں
میں انہی باتوں میں جو مخصوص ہر پیغمبر نے اپنے دور کے مطا بق اللہ کا پیغام
پہنچا یا ہے جیسے جیسے انسانی شعور با لغ ہو تا چلا گیا اس منا سبت سے
پیغمبروں نے اللہ کی ذاتوں سے ان کی با توں کو جومفہوم ہے انہی کو کھول
کھول کر بیان کر نا شروع کر دیا ہجیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات
ہیں حضرت عیسیٰ علیہ ا لسلام کی تعلیمات کوآپ پڑھیں بائبل پڑھیں اس میں
ہر بات حضرت عیسیٰ علیہ ا لسلام مثاک دے کر بیانا کر تے ہیں ہحضرت موسیٰ
علیہ ا لسلام کی تعلیمات کا جب آپ مطا لعہ کریں گے تو وہاں ایک ہی بات ہو
گی ایک قوم ہے یہودی قوم وہ بار بار اپنے وعدے سے خلاف فرضی کر تی ہے بار
بار کہتی ہے ہم ایسا کر یں گے بار با ر کہتی ہے ہم ایسا نہیں کریں گے اب آپ
نے کہاخدا لڑا ئی ہے تو خود جا کر لڑر لو جب فتح ہو گی ہمیں بلا لینا ہم آجا
ئیں گے تو وہ حضرت مو سیٰ علیہ ا لسلام کی تعلیمات کا جو خلاصہ ہے وہ یہی
ہے کہ ایک نے فرمان ضدی قوم اس طرح راہ راست پر لا یا جا ئے اس کے اندر
اللہ کی ذات کا اخلاص منترقل ہو جا ئے اب رسول اللہﷺ تشریف لا ئے آپ نے بر
ملا اعلان فرمایا میں کو ئی نئی بات نہیں کہہ رہا ہوں جو میرے بھا ئی
پیغمبروں نے جو بات کہی وہی میں کہہ رہا ہوں لیکن جب رسول اللہﷺ کی
تعلیمات کا مطا لعہ فرما تے ہیں تو ان کی تعلیمات میں ہم یہ دیکھتے ہیں کہ
عفو درگزر ہے معافی ہے جب اللہ کا اور اللہ کے معاملات کا تعلق ہو تا ہے تو
حضور پاکﷺ اپنی ذات کی نفی کر تے ہیں ہہر عمل زندگی کے ہرکام میںجب
رسول اللہﷺ کی سیرت طیبہ کا مطا لعہ کیا جا تا ہے تو ایک ہی بات نظر آتی ہے
کہ حضور پاکﷺ کا ہر عملاللہ کی معرفت ہے ان کا سوچنا ان کا کھا نا ان کا پینا
ان کا جا گنا حضورنے فر مایا کہ میرا مرنامیرا جینا سب اللہ کے ہاتھ میں

ہے ،میری عبا دت اللہ کے ہاتھ میں ہے میری تبلیغ اللہ کے ہاتھ میں ہے کیا
مطلب ہوا کہ زمانہ متغیر رہا آدم کا جو شعور تھا آج کا جو شعور ہے اس سے
ہزاروں لا کھوں گنا زیادہ ہے جیسے جیسے شعوری ارتقاء ہوا اسی منا سبت سے
تعلیمات میں بھی نئی نئی چیزیں نئی نئی مثا لیں نئی نئی ایجا دا ت کا تذکر ہ ہو
تا رہا مثلاً اب حضرت سلیمان علیہ السلام کا ذکر آپ پڑھیں وہاں ہمیں نظر آتا
ہے کہ اتنا شعو ر بڑھ گیا کہ حضرت سلیما ن علیہ ا لسلام نے جنات پر حکمرا نی
کی ،ہوائوں پر حکمراں تھے وہ ان کے دربا ر میں جس طرح انسان بیٹھتے
تھے ،جنات بھی بیٹھتے تھے حضرت دا ئود علیہ ا لسلام کا جب ذکر کر تے ہیں اس
زمانہ میں لو ہے کا زمانہ جیسے پتھر اسٹون کا زمانہ تھا اس طرح آئرن اسٹییج کا
بھی زمانہ گزرا ہے لو ہے کا اس زمانہ میں دیکھئے حضرت دا ئودعلیہ ا لسلام کو
اللہ تعالیٰ نے ایک صلاحیت عطا کی کہ ان کے ہا تھوں میں لیزر شعاعیں بھر دی
موٹے سے مو ٹا لو ہا لیتے تھے اس کو اسے کر تے تھے اس کو موٹ توڑ کر
زنجیریں بنا کر تلواریں بنا تے تھے ان کو کوڑنے کی ضرورت نہیں پڑتی تھی ان کو
پانی کی ضرورت نہیں پڑتی تھی ان کے ہا تھوں میں اللہ تعالیٰ نے ایسی شعاعیں
دی ہیں کہ وہ لو ہے تو وہ لو ہے کا زمانہ بن گیا جیسے جیسے زمانہ آگے بڑھتا
ہے زمانہ ترقی اور تر قی کرنا بھی چا ہئے اب دیکھئے نے میرے دو بیٹے ہیں الحمد
اللہ آپ کے بھی بیٹے ہیں ان کے بھی بیٹے ہیں اور جب وہ بیٹے صاحب پیدا ہو ئے
جبب وہ ہ پیدا ہوا بچہ تو اس کا جو شعور ہے وہ سو سال پہلے سے زیا دہ ہے یا
کم ہے یعنی سو سال پہلے ایک بچہ پیدا ہوا اور سو اسال کے بعد ایک بچہ پیدا
ہواتو وہ جو بچہ پیدا ہوا وہ آٹومیٹک سو سال کا شعور لیکر پیدا اہوا ہے جب وہ
یہاں آیا تو اس نے کیا دیکھا کہ ایک اماں ہے اس کی ایک ابا ہے تو سو سال کا
شعور بچے کا تو سو سال کا شعور اس کی بات کا سو سال کا شعور اس کی
والدہ کا ،سو سال کا شعور اس کے ماحول کا اب بچے کا شعور کتنا بنا چا ر سو
سال بنا اب وہ چار سو سال کے شعور میں اگر آپ آدم علیہ السلام کی با تیں کر
یں مثلاً آدم علیہ السلام جڑیں کھا تے تھے ،ً آدم علیہ السلام پتے کھا تے تھے ،ً آدم
علیہ السلام ستر پو شی کے لئے اس وقت کپڑا موجود نہیں تھا پتوں کا استعمال
تھا تو وہ چار سو سال شعوروالا بچہ کبھی آدم کے زمانہ کو قبول نہیں کر ے گا
یہی آج کے دور میں ہے آج کا بچہ جو سائنسی دور کا بچہ ہے اسے آپ کہتے کہ
وہ ہمارے یہاں مسجد میں مولوی صاحب بات کر رہے تھے تو وہ بتا رہے تھے
زلزلہ کس طرح آتا ہے توا نہوں نے کہا کہ زمین جو ہے نے پانی کے اوپر ہے پانی
کے اوپر کس طرح ہے زمین کے اوپر ایک تختہ ہے اس تختہ کے اوپر ایک بیل کھڑا
ہے اس بیل کے دو سنگھ ہیں اس کے ایک سنگھ پر دنیاہے تو پتا نہیں کب کب
سے بچا رہ کھڑا ہوا ہے بیل دنیا کو ایک سنگھ پر لئے ہو ئے جب وہ تھک جا تا ہے
تو اپنی گر دن یوں کر کے ایک سنگھ سے دوسرے سنگھ پر دنیا لیتا ہے جب ایک
سنگھ دے دو سرے سنگھ پر دنیا جا تی ہے تو اس سے زلزلہ آتا ہے وہ ہمارا جھوٹا
بچہ ہے بہت ہی میرا خیال چار سال کا ہو گا وہ میرے پاس بھا گا بھا گا آیا کہنے

لگا ابا ابادیکھو دیکھو یہ مولوی صاحب کیا کہہ رہے ہیں اس نے تو لفظ بھی برے
استعمال کئے مولوی صاحب کیا بکواس کر رہے ہیں تو میں نے کہا اس طرح
نہیں کہتے تو کہنے لگا دیکھو تو صیحح بھلا ایک سنگھ پر کیسے دنیا آسکتی ہے اور
زلزلے تو یوں آتا ہے یوں آتا ہے اس نے پڑھا ہوا ہو گاکمپیوٹر میں دیکھ لیا ہوگا
کمپیوٹر میں بیٹھا ہو اہو گا اگر وہ بیل والی بات بچے کو کہی جا ئے ،آپ یقین کر
یں وہ مزاق اڑا تے ہیں کیوں مزاق اڑاتے ہیں جی ان کا
شعوربڑھ گیا ہے ان کا شعور اب بیل والا نہیں رہا ان کا شعور سائنسی ہو
گیاہے وہ شعور ہو گیا جس شعور سے نئی نئی ایجادات ہو تی ہیں جہاز بنتے
ہیں کمپوٹر بنتے ہیں ریڈیو بنتے ہیں لا سیقی نظام قائم ہو تا ہے دلوں کے گردوں
کے آپریشن ہو تے ہیں ٹرا نسفر وہ کیسے بچے اس بات کو تسلیم کر لے گا کہ
ایک بیل کھڑا ہے وہ بیل بھی اس پر پا نی کے تختے پر کھڑا ہے تو یہ جو شعور جو
ہے یہ برا بر بات ہے جس طرح پیغمبرا ن علیہم الصلوٰ ۃ والسلام اپنے اپنے زمانے
کے مطا بق دنیا میں تشریف لا تے رہے اور انہوں نے انسانی ذہنی ارتقاء کی بنیا
دپر اللہ کاپیغام پہنچا یا ان کو بتا یا کہ اللہ کیا ہے ،اب دیکھئے آج کے زمانے میں
اب آپ کہے گے اللہ نے چا ند بنا یا تو ہم جب بچے تھے ہمیں تو اتنا ہی پتا ہے اللہ
نے چا ند بنایا بس ختم ہو گیا ہماری دادی اماں کہا کر تی تھی اللہ بخشے کہ
دیکھو وہ چا ند میں نشان ہے ایک ہاں جی دیکھو غور سے دیکھو بوڑیا کیا کر رہی
ہے ہمیں یقین تھا کہ صاحب بوڑیا کچھ کر رہی ہے آج کے بچے کو یہ نہیں کہہ
سکتے کہ چاند پر چا ندکہاں سے نکلتا ہے کہاں غرو ب ہو تا ہے؟چا ند کی کیا
حیثیت ہے چا ند کے اندر کیا ہے سورج کیاہے چا ند کو کہاں سے رو شنی ملتی ہے
تو جس طرح یہ شعوری ارتقاء ہو تا رہتا ہے اسی مناسبت سے اللہ تعالیٰ ایسے
بندے پیدا کر تا رہتا ہے جو شعوری ساکت کے مطا بق اللہ کی مخلوق کی رہنما
ئی کر تے ہیں سلا سل پہلے بھی ہیں دو سو سلاسل کا تذکر ہ ہے ساری دنیا
میں دو سو سلسلے ہیں ہمارے یہاں چار مشہور ہیں ان لوگوں کے جب ہم کا
رنا مے پڑھتے ہیں تو حیرت ہو جا تی ہے کہ اس زمانے میں انہوں نے کیسی
کیسی اللہ اور اللہ کے رسول کے لئے قربانیاں دے کر اسلام پھیلا یا اس زمانے میں
کیوں کہ شعور میں ارتقاء آگیا ہے شعور با لغ ہو نے کے قریب قریب ہے تو اب
جس طرح پیغمبر علیہم الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ بھجتے رہے جس طرح دور کے
مطا بق اللہ کا پیغام پہنچا یا اب پیغمبری تو ختم ہو گئیرسول اللہﷺ خاتم النبیین
اللہ کا مشن توروک نہیں سکتا پیغمبری ختم ہو گئی مشن تو چل رہا ہے نہ اب
پیغمبروں کے جو وارث اولیا ء اللہ ہیں ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنا مشن چلا یا
یا پیغمبرروں نے اپن ی ڈیوٹی اپنے پیغمبرو ں کے سپر د کی اب اس زمانے میں اگر
ہزار سال پہلے کی جو تعلیمات ہیں رو حا نی ان کو اگر پیش کیا جا ئے تو یہ تو
سمجھ میں نہیں آیا ایک زمانے کے حساب سے تعلیمات وہی ہو نی چا ہئے جتنی
ہماری شعوری ساکت ہے جتنی ہماری شعور ی استعداد ہے اور ہماری شعور
میں ارتقاء ہوچکا ہے اس ارتقاء کو پیش نظر رکھتے ہوئے سیدنا حضور قلندر

باباولیا ء کی ڈیوٹی لگا ئی کہ اب تمہیں اللہ کا پیغام سائنسی شعور کے مطا بق
پیش کر نا ہے تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اللہ کی اللہ کے رسول اللہﷺ کی
تعلیمات سے آگا ہی حاصل کرکے اللہ کی قربت حاصل کریں سلسلہ عظیمیہ نیا
سلسلہ ہے بہت لوگ سوال کر تے ہیں کہ بھئی پہلے چار سلسلے ہیں تو مزید
اس سلسلے کی کیا ضرورت ضرورت کی بات نہیں ہے بات یہ ہے کہ جب انسانی
شعور کے مطا بق تعلیمات کوپیش کر نا ہے رسول اللہﷺکی تو انہی تعلیمات کو
جو قرآن اور حدیث میں ہے سائنسی بنیا دوں پر پیش کر نا ہو گا اگر آپ نے ان
تعلیمات کو بیل کے حساب سے پیش کیا تو آج کا نو جوان اس کو قبول نہیں کر تا
حضور قلندر باباولیا ء سیدناعلیہم الصلوٰ ةوالسلام کے علم لا دونی کے وارث
ہیں حضور قلندر با با اولیا ئ کی ڈیوٹی لگی کہ وہ رسول اللہﷺ کے مشن کو
سائنسی نقطہ نظر سے لوگوں کے سامنے پیش کر یںتا کہ لوگ اپنی شعور استعداد
کے مطابق ان تعلیمات کو قبول کر کے اللہ سے قریب ہو جا ئیں ہر سال حضور
قلندر با با اولیا ء کا جو یوم وسال بنا یا جا تا ہے اس میں بھی اسی بات کی کو
شش کی جا تی ہے کہ انسانی شعوری ارتقاء کی بنیا دپر ہمیں یہ سوچنا ہے کہ
اللہ سے ہمارا کیا رشتہ ہے اللہ سے ہمارا رشتہ اب شروع سے آپ دیکھئے ہمارا
ررشتہ اللہ سے اس طرح قائم ہے ہ کہ ہم اللہ کی مر ضی کے بغیر پید ا نہیں
ہو سکتے کہ تو بعد کی بات ہے نہ ہم پیدا ہو گئے ہمیں عقل آگئی شعور آگیا
ہمارے پاس پیسے آگئے ہمارا گھر بن گیا ہم وزیر بن گئے کبیر بن گئے امیر بن گئے
غریب بن گئے فقیر بن گئے عقلمند بن گئے،بے وقوف بن گئے پا گل بن گئے جی جب
پیدا ہوا اب پیداہو نے میں آپ کو کیا اختیار ہے بتا ئیں کسی کو کو ئی اختیار
حاصل ہے ؟کسی کو پتا نہیں کو ئی چما ر کے یہاں پیدا ہو جا ئے، کسی کو پتا
نہیں کو ئی بھنگی کے یہاں پیدا ہو جا ئے ،کسی کو پتا نہیں کو ئی پٹھان کے یہاں
پیدا ہو جا ئے ،کسی کو پتا نہیں کو ئی سید کے یہاں پیدا ہو جا ئے کچھ پتا نہیں
اگر پتا ہے تو بتا ئو بھا ئی ...؟ما شا اللہ اتنے سارے لوگ بیٹھے ہو ئے ہیں کسی کو
اپنی پیدا ئش سے پہلے اس بات کا علم تھا کہ میں کہاں پیدا ہو ں گا ؟کیوں ذراہ
روز سے بول لو نہ مجھے پتا چلے کہ آپ کی سمجھ میں بات آرہی ہے پتا تھا ؟
اچھا ابن آپ پیدا ہو ئے کسی بچے کویہ پیدا ہو نے کے بعد یہ پتا تھا کہ میں بڑا ہو
کر کیا بنوں گا بھئی وزیر بنوںگا، امیر بنوں گا ،فقیر بنوں گا حالات اچھے ہونگے
خراب ہونگے میں پہلوان بنوں گا کمزور بنوں گا ہپتا تھاکسی کا کسی کو اس
بات کا علم تھا جب وہ پیداہوا کہ میں رو ٹی کہاں سے کھا ئوں گا اسے پتا تھا
جب میں پیدا ہو ں گا تو میری اماں جو ہے سینے جو ہے اللہ میاں دودھ سے بھر
دے گا ہاور میں خوب سسکاریاں لیکر خوب دوودھ پئیوں گا ہاچھا یہ پتا تھا آپ
بڑی ہو نگے یا بچپن میں ہی انتقال فرما جا ئیں گے ہاب بتا ئیے اب ہم سالنپور
میں پیدا ہو ئے سالنپور میں پیدا ہو ئے حضور قلندرباباولیائ سکندر آباد میں پیدا
ہو ئے پاکستان بن گیا کہاپاکستان کہاں ہندو ستان میں صدق آباد میں پہلی
میری سکونت ہو ئی وہ ابا جی آئے تھے کسی زمانے میں وہاں انتظام کر گئے تھے

حضور قلندر بابااولیا ء جب پاکستان شریف لا ئے تو روالپنڈی میں جا کر سیٹ ہو
گئے کچھ ایسے حالا ت بنے کہ حضور قلندر بابااولیا ء کرا چی تشریف لے آئے ڈائون
میڈیٹر ہو گئے میرے کچھ ایسے حالات بنے کہ میں صدق آباد سے سب کچھ چھوڑ
چھا ڑ کر کرا چی آگیا پھر کرا چی میں ایسے حالات بنے کہاں سے ملا قات ہو گئی
تو ہزاروں لا کھوں آدمی سے ملا قات ہو تی ہے کو ئی تقریب تھو ڑی ہو جا تا
ہے کہ عاشق ما شق ہو جا تے ہیں ہوے ہمیں پسند آگئے ہم انہیں پسند آگئے تو
تعلیمات کا دور شروع ہو گیا سارا خاندان مخالفت ہو گیا کہ بھئی میں ایک بات
کہتا تھا بھئی جب میں سنیما دیکھنے جا تا ہوں تو کو ئی نہیں منا کر تے ہیںبھئی
تو سنیما دیکھتا ہے خبر دار تو ہمارے یہاں آئے نہیں اب میں نے اللہ کے بندے کا
دامن پکڑ لیا ہے اب مجھے پسند آگئے ہیں توتمہیں یہ ہے کہ اختلا ف پیدا
ہو گئے با وجود شدید اختلاف کے حضور قلندربابااولیا ء کی جو غلا می کا جو پٹاگلے
میں ہے اور آج میں آپ کے سامنے ہوںکیا جب میں پیدا ہوا تھا جس دن اس دن
مجھے پتا تھا کہ پا کستان بنے گا مجھے یہ پتا تھا کہ میں کرا چی میں بھی
آونگامیرے پیرومر شد بھی کرا چی میں ہو نگے اور ان سے کو ئی ایسا واقعہ یا
ذریعہ نکلے گا کہ ان سے ملا قات ہو جا ئے گی پھر ایسا وہ مجھ سے محبت فرما
نے لگے گے اور سولہ سال شب رو ز ان کی خدمت میں حاضری با دشا ہی ہو جا
ئے گی تو اس سلسلے میں ہر بندے یہی کہے گا کہ ہمیں کچھ پتا نہیں کسی پیدا
ہو نے والے بچے کو یہ پتا ہو تا ہے کہ اس کا ماں کون بنے گا اور با پ کون بنے
گا ؟یہ تو یہ صورت ہو گئی اب اس کے بعد آدمی بڑا ہو گیا ایک آدمی کا اپنا
خرچہ پو را نہیں ہو تا جب شا دی ہوتی ہے نہ ہر آدمی گھبرا تا ہے یا ر کیسے
ہو گا کیا ہو گا میں گزرا کہاں سے ہو گا اور خاندان والے اس کو زبر دستی کر
کے اصل میں وہ اس لئے کہ ہر ماں باپ شا دی سے گزرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں
ہم پریشان کیوں نہ ہو ں اس کو بھی پر یشانی میں ڈال دیں تو شا دی ہو جا
تی ہے تو آپ کا تجر بہ نہیں ہے کہ ایک آدمی جس کا پو را خر چ بھی نہیں ہو تا
شا دی کے بعد اللہ تعالیٰ اس کو گھر بھی دیتے ہیںبچے بھی ہو جا تے ہیں بچوں
کی تقریبات بھی ہوجاتی ہیں بچے تعلیمات حا صل کر کے بڑے بڑے کا رو بار بھی
کر لیتے ہیں اور شا دی سے پہلے وہ ایک بندہ ڈرتا تھا کہ وہ شا دی ہو کر کیا ہو
گا ہیے کیسے ہو گیا بھئی ...؟جیسے جیسے آپ کے اخرا جات بڑھتے ہیں اس کی
مناسبت سے اللہ تعالیٰ پتا نہیں کہاں سے کس طرح وسائل بڑ ھتا چلے جا تا ہے
آپ ایک ہو تے ہیں ایک سے دو ہو تے ہے تو دو کا خرچہ اللہ میاں دیتا ہے اور دو
سے جب دس ہو جا تے ہیں تو ما شا اللہ اس زمانے میں بچے نو سے کم تو ہو تے
ہی نہیں تھے بچے بھی ہو گئے اللہ تعالیٰ نے بچوں کے لئے وسائل بھی فراہم کر
دئیے اب کسی کو یہ پتا نہیں کہ میں نے مر نا کب ہے کچھ لوگ یہ دعا ئیں کرتے
یا اللہ ہماری مٹی عزیزکر دے اب ہم بہت تھک گئے وہ مرکے ہی نہیں دیتے کچھ
لوگ ایسے ہو تے ہیں ہو مر نے سے خوف زدے ہو تے ہیں ان کو موت ایسے
دابوجھ کے لیجا تا ہے کہ رات سو رہے تھے صبح کو لے گیا یہ ساری جو باتیں ہیں

ان باتوں کو ذراہ آپ غورو فکر کریں کیا ا س سے یہ نتیجہ مرا تب نہیں ہو تا کہ
انسان دروپست اللہ کا ہے اللہ تعالیٰ فرما تے ہیں تم رات کو سو جا تے ہومر جا
تے ہو ہم تمہیں صبح کو دو با رہ زندہ کر دیتے ہیں کیا ہر آدمی مر نہ ہی جا تا
ہے رو زاورصبح کو نئی زندگی اسے نہیں مل جا تی تو میری والدہ صاحبہ کہتی
ہے سو یا مو یا برا بر سو یا مو یا برابر تو آپ کو کون زندہ کر دیتا ہے رو ز؟تو آپ
کا اپنے پاس کیا ہے آپ تو رو ز مر جا تے ہیں کون سورج نکال دیتا ہے روز؟
سورج نہ نکلے تو رات ہی رات ہو گی کیسے پتا چلے گا آپ کو کب سو نا ہے کب
جا گنا ہے کون با رش برستا ہے کس نے زمین کو ایسا بنا دیا ہے اس نے دالدل
نہیں بنا دیا کہ آپ چلیں تو اس کے اندر ڈھس تے چلے جائیں زمین کوو اتنا سخت
نہیں کر دیا کہ آپ ٹھو کر کھا کرگر یں اور رو زآپ کا سر پھوٹے اور خون نکلے
کس نے آپ کے اندر خون کی ندیاں بہا دی ہیں ؟کئی ہزار میل رگیں آپ کے جسم
میں کام کر رہی ہیں اور خون ڈور رہا ہے کوئی ا یک آدمی بتا ئے اس کے جسم
سے جو خون ڈور رہا ہے اس خون دوڑنے میںاس آدمی کا کیا عمل داخل ہے کو
ئی ا یک بتا ئے کیا عمل داخل ہے آپ کے جسم میں کون دوڑ رہا ہے دل پمپ
کررہا ہے پھیپھڑے ہوا بھر رہے ہیں ہآکسیجن اندر جا رہی ہے آکسیجن جل کر
کا ربن ڈائی آکسائیڈ بن رہی ہے اس سے آپ کو اس سے آپ کو زندگی حاصل ہو
رہی ہے اس سے آپ کاکیا عمل داخل ہے آپ کو اگر پا نی پینے کا خیال نہیں آئے
پیاس نہیں لگے گی یا پیاس نہ لگے کو ئی ایک آدمی بتا ئے وہ پا نی پی سکتا ہے
اگر آپ کو پانی پینے کا خیال نہ آئے کو ئی ایک آدمی بتا ئے وہ پا نی پی سکتا ہے
زور سے بو لو بھئی کیوں نہیں کیوں نہیں پی سکتا ہجب آپ با اختیار ہیں تو پا
نی کیوں نہیں پی سکتے خیال ہی نہیں ہے اللہ تعالیٰ حلق بند کر دیں کو ئی
آدمی رو ٹی کھا سکتا ہے اتنا سا حلق ہے اتنا سا اگر اسے بند کر دیں اللہ میاں
اب میرے پاس ایک صاحب آئے تھے وہاں مرا قبہ ہال میں پتا نہیں ڈیر ھ سال بتا
یا دو سال بتا یا کہ میں جی کھا نا ہی نہیں کھا سکتا بھئی کیوں نہیں کھا سکتے
کہ میرے حلق سے اتر تا ہی نہیں ہے۔ٹھیک ٹھاک بندے با لکل صیحح تو میں نے
کہا بھئی پھر بغیر کھا ئے تو گزارے نہیںہو تا کیسے زندہ رہتے ہو کیا کر تے ہو؟
کہنے لگے ایک تو پا نی پی لیتا ہوں پا نی سے گزارے ہو جا تا ہے جیسے ایک منا
بسکٹ ہے منا بسکٹ ہے اس ہو پانی میں گھول کر بالکل پتلا کر کے وہ تھوڑا
تھوڑا کر کے پیتا ہوں اور وہ با لکل دبلے پتلے سوکھے آدمی اب منہ دیکھئے بھئی
اب جب میں نے منہ دیکھا وہ چمچے رکھ کر کہا آ کربھئی تو گلا تو اس کا ٹھیک
ٹھا ک تھا با لکل کھلاہوا تھا تو میں نے کہا نہیں تم رو ٹی کھا ئو میرے ساتھ رو ٹی
کھا ئو وہ میں نے رو ٹی دی ٹکڑا میں نے کہا کھا ئو اس نے بہت کو شش کی وہ
حلق سے نکلا ہی نہیں پھر میں نے تھوڑا زور سے بو لا نہیں کھا ئو میں نے زور
سے اسے تھپڑ ما را کھا نا کھا ایک نفسیاتی علاج کہے لیں وہ تو جی اس کی تو
آنکھیں با ہر آگئی ہبھئی یہ تو الل خیر کرے یہ تو مر جا ئے گا یہ کیا ہوگیا بھئی
خیر میں سمجھ گیا معاملہ خرا ب ہے اس کو پا نی وانی ا س کے حلق میں ڈالابڑا

اس کے منہ کا نیوالہ نکال کر با ہر پھنکاتھوڑی دیر میں وہاب مجھے یہ فکرہو
گئی آخر یہ کیا بات ہے یہ کیوں رو ٹی نہیں کھا تا تو اس نے کہا ٹھیک ہے تو
انہوں نے کہا ڈاکٹر کیا کہتے ہیں سب ڈا کٹروں کی را ئے ہیں تمہیں کو ئی
بیماری نہیں ہے جب کوئی بیماری ہی نہیں ہے تو کیا علاج کریں بھئی بس تم یہ
ہی کھائو خیر میں نے اس سے بہت زیادہ االتجا کی تھوڑا تھوڑا وہ معنوس بھی
ہو گیا تو میں نے بہت زیادہ جرا کی تو اس نے پتا پہ کیا بات بتا ئی بڑی سوچنے
کی بات ہے اس نے کہا جی میں کھا نا اس لئے نہیں کھا تا کہ میرے ذہن میں یہ
بات ہے اگر میں کھا نا کھا ئوں گا اور کھانا میری میری نا لی میں جا ئے گا سانس
کی میرا دم گھوٹے گا میں مر جا ئوں گا ہمیں نے کہا بھا ئی وہ سانس کی نا لی
الگ ہو تی ہے کھا نے کی نا لی الگ ہو تی ہے بہت سمجھا یا اس کی سمجھ میں
نہیں آیا وہاں لطیف بھا ئی سے میں نے کہا تم کرو اسے اپنی سوزکی میں بیٹھا ئو
اور دو تین قسائیوں کی دوکان پر لیجا ئو اور بکر ے کی وہ دیکھا ئو گردن کٹی ہو
ئی اور دیکھا ئو بھئی یہ سانس کی نالی ہے یہ کھا نے کی نالی ہے الگ الگ دو نا
لیاں ہوتی ہیں پھر اسے کسی گا ئے والی کی سری پا ئے پر لیجا ئو اس میں بڑے
بڑے ہو نگی وہ صاحب وہ دیکھا کر لائے تو اس کے ذہن میں یہ یقین ہوگیا کہ
واقعی کھا نے کی نا لی تو الگ ہے ہوا کی نا لی تو اس نے کھا نا شروع کر دیا تو
ٹھیک ہو گیا اب وہاں پیر صاحب نے ٹھیک کر دیا سوال یہ ہے کہ اگر میرے ذہن،
میں آپ کے ذہن میں یہ خیال یقین بن جا ئے کہ ہم کھا نا کھا
ئیں گے تو ہماری سانس کی نا لی بند ہو جا ئے گی کیا ہم کھا نا کھا سکتے ہیں
غور کریں اس کے اوپر تو کھا نا کھا نے کا کیا مطلب ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کھا نا
کھلا نا چا ہتا ہے اس لئے ہم کھا نا کھا تے ہیں جب ہم یہاں پیدا ہو تے ہیں ہتو
کھا نے کاہمیں انتظار نہیں کرنا پڑتا ہر چیز موجود ہو تی ہے گندم موجود
ہے ،دودھ موجود ہے، پا نی موجود ہے،رو ٹی موجود ہے ہر قسم کے پھل فروٹ ،
سبزیاں موجود ہیں اس موجودگی کا آپ کیا مطلب لیں گے کیا مطلب ہوا اس کا
؟جی...آپ کو کھلا نا چا ہتے ہیں آپ کو کھلا نے کا پہلے سے انتظام کیا ہوا ہے تو
کھا نا ہم کب کھا تے ہیں ؟جی جب خیال آتا ہے خیال کہاں سے آتا ہے تو کھا نا
ہم کب کھا تے ہیں جب اللہ چا ہتا ہے تو اللہ کے چا ہے ہم کھا نا نہیں کھا
سکتے، اللہ کے چا ہے بغیر ہم پانی نہیں پی سکتے ، ایک خیال بتا ئو کروڑوں میں
سے ایک خیال بتا ئو یہ ہمارا ذاتی خیال ہے ہایک بتا ئو کہ جی یہ ہمارا ذاتی
خیال ہے ایک خیال تلاش کر و یار اتنے سارے لوگ بیٹھے ہو ئے ہوکھا نا ،پینا، سو
نا ،جا گنا بھئی یہاں تک صورت ہے حضور قلندر با با اولیا ء فرمایا کر تے تھے یہ
جو آنا جا نا لوگوں سے ملنا محبت کر نا یا نفرت کرنا یہ بھی ایک خیال کے اوپر ہے
فرمایا کر تے تھے دل ہلے تو پیر چلے اگر آپ کا دل نہیں ہلے گا یہ جو پڑوسی برا
بر میں رہتے رہا ہے چھ چھ مہینے ہو جا تے ہیں سلام دعا نہیں ہو تی اور جب
آپ کادل ہوتا ہے میلوں میل آپ با گے چلے جا تے ہیں آپ کو نہ رات کا احساس
ہو تا ہے نہ گر می کا احساس ہوتا ہے نہ سردی کا احساس ہو تا ہے کیوں خیال

آیا اللہ کی طرف سے آپ کو خیال آیا کہ فلاح آدمی سے ملنا ہے تو پیغمبران
علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات کا خلاصہ ہی یہ ہے کہ وہ اس ذات اللہ جو
پرستش کے لا ئق ہے عبادت کر نے کے لا ئق ہے وہ آپ کا آپ کی زندگی کا واحد
کفیل ہے ہپیدا ہونے سے پہلے آپ کی ماں کے سینے کوبھر دیتا ہے دودھ سے ،پیدا
ئش سے پہلے نو مہینے اللہ میاں رو ٹی کھلا دیتا ہے اگر ماں کے پیٹ میں بچے کو
غذا نہ ملے تو کسی ڈاکٹر سے آپ پوچھیں بچے کمزور ہو جا تا ہے اگر بچے کو
صیحح غذا نہ ملے ماں کے پیٹ میں تو بچے کمزو ر ہو تا ہے بیمار بھی ہو تا ہے
اب کیا اس کانتیجہ مرا تب ہوانتیجہ مرا تب اس کا یہ ہوا کہ ہر انسان بلکہ
ہرمخلوق بڑے بڑے درخت سب اللہ کے محتاج ہیں سب اللہ کے محتاج ہیں اللہ
زندگی دیتا ہے جب تک وہ چا ہتا ہے آدمی زندہ رہتا ہے اور جب اللہ یہ چا ہتا
ہے آدمی اس دنیا میں نہ رہے تو کو ئی طا قت ایسی نہیں ہے جو انسان کواس
دنیا پر بر قرارر کھ سکے ہرو حانی ڈائجسٹ میں وہ واقعہ آپ لوگوں نے پڑھا
ہوگا اس میں لکھا ہوا تھا ایک آدمہ تھا اسے کچھ بصیرت حا صل تھی تو اس نے
یہ دیکھا کہ ملک الموت مجھے غور رہا ہے تو ڈ ر گیا خوف زدہ ہو گیا کہ بھئی یہ
ملک الموت موت نے میرا پیچھا کیوں پکڑا وہ جناب حضرت سلیمان علیہ السلام
کادور تھا ان کے دربار میں پہنچ گیا او اس نے یہ کہا کہ حضور مجھے یہاں نہیں
جا نا مجھے آپ ہندوستان بھیج دیں ہوا کو حکم دیں کہ وہ مجھے ہندو ستان
چھوڑ دے لیجا کر انہوں نے کہا ٹھیک ہے انہوں نے ہوا کو کہا بھئی ہوا اسے
ہندوستان میں جا کر چھوڑ آہوا نے اڑا اور ہندوستان کے کسی حصے میں جا پھنکا
وہ بڑا خوش ملک الموت سے تو نجات ملی وہاں دو چار دن میں وہ مر گیا اب
وہ ملک الموت جو ہے حضرت سلیمان کے پاس آئے تو سلیمان بھی گھبرا گئے یہ
میرے پاس آیا بھئی خیر تو ہے بلا واآگیا کہنے لگا نہیں حضور بلوا نہیں آیا میں آپ
کا شکر یہ ادا کر نے آیا ہوںانہوں نے کہا بھئی تو میرا شکر یہ کیوں کر نے آیا ہے
کہنے لگے نہیں آپ نے تو میرا بہت بڑا کام کر دیا اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے
ہندوستان کی زمین مقرر کر دی تھی فکرو ومتاالیٰ حین...ایک وقت مقرر کر دیا
اس وقت مقررہ پر تمہیںآنا ہی آنا ہے ہندوستان میں میں نے اس کی روح قبض
کر لی تھی وہ یہاں پھیر رہا تھا دمشق میں تو میں یہ سو چ رہا تھا اسے لے
کیسے جا ئوپا نیوں کے جہازوں کا معاملہ تھا لہذا ظا ہر ہے ہفتوں مہینوں میں
پہنچے گا وہ زندگی اس کی دو دن کی تھی اس لئے وہ آپ کے پاس آیا آپ نے ہوا
کو حکم دیا ہوا نے اسے وہاں پہنچا دیا آپ نے میرا کام آسان کر دیا اس لئے میںآپ
کا شکر یہ کر رہا ہوں میں سوچ رہا ا تھا میں اایسے ہندوستان کیسے لیجا
ئوں ہآپ ہمیں یہ بتا ئیں آپ لندن جا نا چا ہتے ہیں آپ کے پا س ویزہ نہیں لگا
ہوا یا امریکہ جا نا چاہتے ہیں پاسپورٹ پر ویزہ نہیں لگا ہوا آپ کو لندن میں
ایشیا آفسر داخل ہو نے دے گا یا کوئی لندن کا آدمی انگیز پاکستان میں آنا چا ہے
اس کا ویزہ نہیں لگا ہوا کہ ہمارے انکریشن والی اسے یہاں آنے دیں گے اس کا
کیا مطلب ہوا کسی ایک ملک سے دو سرے ملک میں جا نے کے لئے ویزہ ضروری

ہے تو آپ یہاں سے دو سری دنیا میں عالم اعرادف میں جہاں مر نے کے بعد رہتے ہیں وہاں کے ویزے ضروری نہیں ہے ویزے لگا نے والے ہمارے بھا ئی ملک الموت صاحب ہیں ۔اگرکو ئی بندے ویزے کے بغیر عالم اعراف میں داخل ہو جا ئے تو ملک الموت صاحب کی نوکری ختم ہوجا ئے گی اللہ میاں کہیں گے یہ بغیر ویزے کے کیسے آگیا بھئی اس کا کیا مطلب ہوا اس کا مطلب یہ ہوا انسان کا سب سے بڑا محافظ موت سے بچانے کے لئے ملک الموت اگر یہ بندے میرے ہاتھوں سے نکل گیا تو میری با ت ومستقرون ومتا الیٰ حین ...اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم نے وقت مقرر کر دیا جگہ مقرر کر دی اور ہم جو ہیں اتنا ہمارا بڑا محزن ہے ملک الموت تو ہمیں بچا ئے بچا ئے پھرتا ہے ویزے نہیں لگا تا ہم اسی سے ڈرتے ہیں حضور پاکؐ کا کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ مسلمان کو دنیا کا لا لچ ہو جائے گا اور موت سے انسان ڈرنے لگے گااور وہ مسلمانوں کے لئے بدترین زمانہ ہے آج آپ دیکھ لیں اچھا بھئی ڈرنا کس بات سے ڈرنا ہم سب موت سے ڈرتے ہیں بچ سکتے ہیں کو ئی آدمی بچ سکتا ہے موت سے بھئی ڈرنا کس بات سے جب بچ ہی نہیں سکتے تو ڈرنا کس بات سے تیار رہو اچھا ایک بات دو سری بات ہمارے جتنے بھی دا نش ور ہیں مطب کے بڑے بڑے وہ یہ کہتے ہیں بھئی اللہ کو کو ئی نہیں دیکھ سکتا کہتے نہ بھئی اللہ کو کو ئی نہیں دیکھ سکتا کب دیکھ سکتا ہے بھئی مرنے کے بعد دیکھ سکتا ہے اگر آپ مر نے سے ڈر رہے ہیں ۔اس کا کیا مطلب ہوا ؟کیا مطلب ہوا ہیں ذرا غور سے پھر ہم سب کیا ہیں یہاں جب اللہ کوہم دیکھنا ہی نہیں چا ہتے تو ہماری کیا حیثیت ہو ئی بھئی وہ اللہ جو ہما را خالق ہے ما لک ہے ،ہماری ہر ضرورت کی کیفا لت کر رہا ہے روز ہمیں موت دیتا ہے رو زہمیں زندہ کر تا ہے ماں کے دل میں ممتا ڈالتا ہے باپ کے دل میں شفقت ڈالتا ہے میں نے آپ کو ایک مثال دی ایک آدمی ہوتاہے شادی کے بعد دو ہوتے ہیںدو کے بعد آٹھ دس ہوجاتے ہیںدس سے بارہ ہو جاتے ہیں بچے پڑھ بھی جاتے ہیںکہاں سے پیدا ہو جاتے تھے اب ہمیں ملنا چاہئے یا اس کی قربت سے ہونا چاہئے ایک بچہ ایک ماں سے ڈرنے لگے کیا وہ نفسیاتی مریض نہیں ہو جائے گا ۔ اگر بچہ ماں سے ڈرنے لگے ۔ہر وقت ڈرتا رہے ۔ہر وقت ڈرتا رہے وہ عقل و شعور سے نفسیاتی مریض ہو گا جب بندہ اللہ سے ڈرے گا وہ صاحب شعور ہو گا الباب ہو گا یا مریض ہو گا ساری قومیں نفسیاتی ہو ں گی ہر بندہ ڈر رہا ہے اس نے کبھی چوری ہی نہیں کی وہ بھی ڈر رہا ہے بھئی کیوں ڈر رہا ہے؟ پتا نہیں کیوں ڈرر ہا ہے ؟ہر بندہ مستقبل سے ڈر رہا ہے لیکن وہ کبھی یہ نہیں سو چتا کہ میری عمر اب چا لیس سال کی ہے یہ آپ سب میں زیادہ کہوں گا نہ تو آپ کہیں گے ہماری اتنی عمر بتا دی اب تو مرد بھی برا ما نتے ہیں اگر ان کی عمر برا مان جا تے ہیں اچھا چا لیس سال کسی مرد کی عمر رکھ لیں اچھا ہمارے یہاں یہ دستور ہو گیا ہے چا لیس سال سے پہلے کسی مر د کی شادی ہی نہیں ہو تی چا لیس سال آپ عمر رکھ لیں چالیس سال کی عمر کا آپ کا کیا تجربہ ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہترین لباس پہنا یا ،بہترین گھر دیا ،بچے دئیے

والدین دئیے،پیسے ٹکا دیا صحت و تندوستی عطا کی چا لیس سال اب عمر ساٹھ
سال کی رکھ لیں بھئی ساٹھ سال جینا ہے آج کل عمریں کم ہو گئی ہیں تو کتنی
عمر رہ گئی با قی تو یہ چا لیس سال کا جو تجربہ ہے اس کے بارے میں آپ
کبھی نہیں سمجھتے اس میں وہ دور بھی شا مل ہیں جو آپ کلر بھی نہیں لے
سکتے ،اس میں وہ زمانے بھی شا مل ہیں جب آپ اپنی مشین بھی نہیں اڑا سکتے
تھے ،اس میں وہ زمانے بھی شا مل ہیں جب آپ اپنی چل ہی نہیں سکتے
تھے ،،اس میں وہ زمانے بھی شا مل ہیں جب آپ کو اس کا پتا پی نہیں تھا کہ
کپڑے کیا ہو تے ہیپیسے کیا ہو تے ہیں لباس کیا ہو تا ہے اب آپ ہی زبر دستی
اس کے پیچھے پیچھے پھر کر اس کولباس پہنا دیتے ہیں چا لیس سال تک اللہ نے
آپ کو خبر بھی دی ہر نعمت آپ کو عطا کی آپ کو حافظہ دیا آپ کو دماغ دیا
آپ کو ذہن عطا کیا آپ تعلیم سے آراستہ ہو ئے بڑی بڑی کر سیوںپر جا بیٹھے آپ
نے حکمرا نی کی اب آپ کو کس بات کی فکر ہے یہ علا مت کہ چا لیس سال
مسلسل آپ نے عش و آرام کی زندگی گزاری بھر پو ر زندگی گزاری اگلے بیس
سال کے لئے آپ کو فکر ہے یہ کیا نفسیاتی مر ض نہیں ہے بھی آپ غور کر یں یہ
نہیں تقریر سن کر کے چلے جا ئیں باباجی نے تو بڑی اچھی تقریرکی تھی تقریر
اچھی وچھی نہیں ہو تی غور کر یں چا لیس سال کا آدمی بیس ساک کے آئندہ
مستقبل میں مبتلا ہے کیوں مبتلا ہے اللہ کی ذات پر یقین رکھنے کے لئے چا لیس
سال کی جو زندگی ہے اللہ نے اسے عطا کی یہ ایسی ہی بات ہے ایک بچہ ہے
باپ اس کی خدمت کرتا ہے اس کو تعلیم دلا تا ہے اس کی تمام ضروریات پو ری
کر تا ہے اور بیس سالہ کیت بعد وہ یہ کہے کہ پتا نہیں ابا مجھے رو ٹی دیں گے یا
نہیں کھا نے کو ،پتا نہیں ابا مجھے جو تا دلا ئیں گے یا نہیںدلا ئیں گے ، پتا نہیں ابا
مجھے جیب خرچ دیں گے نہیں دیں گے کیا چا لیس سال کے بعد بیس سال اور اس
میں کو ئی فرق ہے کو ئی بچہ اپنے باپ پر اس بات کا تصور کر ے کجکے یہ مجھے
رو ٹی کھلا ئے گا یا نہیں کھلا ئے گا آپ اس کو کیا کر یں گے کیا کر یں گے ؟اس کا
کیا کر یں گے ؟اس کو صیحح عقل سمجھیں گے یا اس کوڈاکٹر کے پاس نہیں لیجا
ئیں گے تو اس وقت یہ معاملہ ہو تا ہے اس وقت آپ یہ ضرورت ہی نہیں پیش
کر تے کہ ہما را علا ج ہو نا چا ہئے علا ج کہاں ہو تا ہے علاج اس کے پاس ہوتا
ہے جو بیماری کی تشخص کر تا ہے جو علاج کر نا جا نتا ہے جو بیماریوں سے
واقف ہو یہ تو یقین کا معاملہ ہے اس یقین کے جو معالج ہیں و ہ اللہ کے دو
ست ہیں رسو ل اللہ کے وراست یا فتہ اللہ کے دو ست ہیں خواجہ غریب نواز
ہیں، لا ل شہباز قلندر ہیں، شاہ لطیف بھٹائی ہیں ،داتا صاحب ہیں ،بابافرید
ہیں ناناتا ج الدین نا گپو ری ہیں حضورقلندر بابااولیا ء ہیں مسلمان آج مسلمان
با لکل نفسیاتی مریض ہے 100% اس کو ضرورت ہے کہ وہ ما لی تلا ش کر ے
کتنی عجیب با ت ہے وہ ساٹھ ستر سال تک آدمی کھا نا کھا تا ہے ،شا دیا ں کر تا
ہے، بچوں کی تقریب کر تا ہے ، بچوں کے بچوں کی تقریبات کر تا ہے ،اور اس کو
یہ فکر ہے یہ بے یقینی اور شک یہ ایسا نفسیاتی مریض ہے جو انسان کے اندر

ایک پھوڑا پیدا ہے ایساپھوڑا جس کے اندر تعفن ،سڑان ،زہر آج کے عمر کی
مسلمہ کی جو زبوحالی ہے ، بدحالی ہے ،جو بدتری ہے، بد قسمتی ہے وہ یہ ہے
کہ یہ رسول اللہﷺ کا زبانی ذکر تو بہت کر تے ہیلیکن اندر یقین نہیں ہے ایک
ایمان کے لئے ضروری ہے کہ زبان سے کلمہ پڑھیں لا الہ اللہ ...اللہ کے علاوہ کو
ئی معبود نہیں کو ئی پر ستش کے لا ئق نہیں محمد رسول اللہﷺ اور محمداللہ
کے رسول ہیں یہ زبانی اقرار ہو ا اور قلبی تصدیق کس طرح ہو گی قلبی
تصدیق اس طرح ہو گی کہ رسول اللہﷺ کی سیرت طیبہ آپ کے اندر داخل
ہوجائے آپ کاایمان اور یقین بن جا ئے جو رسول اللہﷺ نے کیا ہے وہ ہم کر یں گے
رسول اللہﷺ نے جو نہیں کیا ہم اسے ہر گز نہیں کر یں گے تقریریں ہو تی ہیں
بڑے بڑے ٹینٹ لگتے ہیں ڈیکوریشن ہو تا ہے لوگ آتے ہیں جمع ہو تے ہیں واہ واہ
کیا اچھی تقریر کی کیا اثر کیوں نہیں ہو تا اثر کیوں نہیں ہو تا یہاں سے جا کر
بھول کیوں جاتے ہیں زبانی جمع خر چ کر تے ہیں دل شامل ہے اقرار باللسان ہے
تصدیق بالقلب نہیں ہے تصدیق با لقلب کب ہو گا زبان تو آپ کو نظر آرہی ہے
دل نظر نہیں آرہا ہے ہیقین تو ہے کہ دل ہے نظر نہیں آرہا ہے اب دل کو کیسے
دیکھیںبھا ئی اب دل کودیکھنا ایک زبانی آنکھوں سے دیکھنا ہے ایک اور بھی آنکھ
ہے اندر وہ کون سی آنکھ ہے ہہر انسان اس بات سے واقف ہے کہ میری زندگی
کا دارومدار روح پر ہے کو ئی ایک انسان یہ بتا ئے کہ کسی مر دہ آدمی نے کبھی
کھا نا کھا یا ہے؟ کیوں نہیں کھا یا؟ کیوں نہیں کھا یا بھئی زور سے بو لیں تو کیا
مطلب کھا نا کون کھا تا ہے بھئی...؟ مر دہ آدمی نے کھا نانہیں کھا یا جب اس کے
اندر رو ح ہو تی ہے وہ کھا نا کھا تا ہے تو کھا نا کس نے کھا یا ...؟کیوں بھئی زور
سے بو لو نہ اب دیکھئے میں یہ چا ہتا ہوآپ میری بات سمجھ بھی رہے ہیں یا
نہیمیں خاماخائی بو لتاتو نہیں چلا جا رہا ہوں کھا نا کس نے کھا یا ؟رو ح نے کھا
یا اور اب روح نے کھا نا کھا نے کا ذریعہ اس جسم کو بنا یا اب اس کا کیا مطلب
ہوا ن کہ رو ح نے جو کھا ناکھانے کا ذریعہ جسم کو بنایا تھا روح وہ اس جسم کو
چھوڑ دیے نتیجہ ییہ نکلے گا کھا نا روح نے کھا یا جسم کے ذریعہ کھا یا ذریعہ تو بعد
میں ہو گا نہ بھئی میں لوڈ اسپیکرسے بات کر رہا ہوں بجلی نکل گئی یہاں سے
آپ کو آواز آئے گی تو آواز کس نے پہنچائی اس لوڈ اسپیکر نے یا بجلی نے تو کھا نا
کس نے کھا یا شا دی کی آپ نے بچے ہو ئے ہمردہ آدمی کی شا دی کر کے دیکھا
ئو کبھی تین ارب سال بتا تے ہیں سائنس دان تین ارب سال اس دنیا میں بتا ئو
کسی مر دہ کی شا دی ہو ئی ہو کسی مر دی ماں نے بچے جنا ہو ،کسی مردہ
ماں نے دودھ پلایا ہو ،کسی مر دہ ابا نے قاضی کے سامنے کہا ہو قبول کیا میں نے
وہ نکاح ہو تا نہ ہے تو پڑھ کے مولوی صاحب کہتے ہیں آپ نے قبول کیا جی کہو
قبول کیا وہ کہے گا نہیں قبول کیا وہ کہے گے نہیایسا کہو قبول کیا میں نے تو یہ
قبول کیا میں نے یہ مر دہ جسم کر تا ہے یا زندہ جسم کر تا ہے؟زندہ جسم تو
بھئی شادی کس کی ہو ئی یعنی روح نے ایک ذریعہ بنا یا روح کی تو شا دی نہیں
کہہ سکتے مثال کے طور پر آپ کیا ہوئے مر دہ آدمی کھا نا نہیں کھا سکتا مر دہ

آدمی پا نی نہیں پی سکتا مر دے آدمی بچے نہیں جنتا مر دے آدمی دفتر میں جا کر
افسر نہیں بنتا مر دے آدمی پا ئلٹ نہیں بنتا مر دے آدمی کیا کسان نہیں بنتا مر
دے آدمی سو داگر نہیں بنتا توآپ کی حیثیت میری حیثیت کیا ہو ئی ہماری اصل
کیا ہو ئی ہم اپنی اصل سے واقف ہیں جو بندے اپنی اصل سے واقف نہ ہو اسے
آپ صحت مند کہیں گے یا بیمار کہیں گے اب جب بیمار ہو گئے تو اب کیا کرنا ہے
علاج کہاں سے کرو گے معالج سے علاج ہو گا معالج ہی اولیا ء اللہ ہیں جب تک
ان اولیا ء اللہ کے پاس مر یض بن کر آپ نہیں جا ئیں گے مر ض کی تشقیق نہیں
کروائیں گے آپ مریض رہیں گے مر ض بڑھتا چلا جا ئے گاےبڑھتا چلا جا ئے گا اور
اس طرح بڑھ جا ئے گا کہ دنیا سے نام مٹ جا ئے گا انااللہ یغرو بالقوم... جو
قومیں اپنا علاج نہیں کر تی اپنے بڑھنے کا تذکرہ نہیں کر تی اللہ تعالیٰ انہیں شفا
ء نہیں دیتا جوقو میں اپنی تبدیلی نہیں چا ہتی ایک مریض آدمی جب کسی ڈا کٹر
کے پاس جا ئے گا اور صحت مند ہو جائے گا اس کو آپ تبدیلی نہیں کہیں گے کیا
کہیں گے ؟اب اس آیت کا تر جمہ پڑھیں جب کو ئی قوم اپنی تبدیلی نہیں چا ہتی
اللہ بھی اس کی طرف سے خاموش ہوجا تا ہے اللہ اس کو اس کے حال پر چھوڑ
دیتا ہے اب کسی مریض کا علاج نہ کر وائیں اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیں
اس کا نتیجہ کیا مر اتب ہو گا مر جا ئے ختم ہو جا ئے قبر میں جا کر گھس جا ئے
آج کے مسلمان کی یہی حالت ہے کیوں کہ ،مسلمان اقرار النسان میں بہت آگے
ہے اور تصدیق بالقلب میں بہت پیچھے ہے اس لئے اس کو امرا ض ہیں کون سے
امرا ض شک، وسوسہ ،بے چینی ،بے سکونی ،استراب پر یشانی بے خوابی بلڈ پر
یشر سرطان بک سب کچھ اللہ نے دیا ہوا ہے کھا نا بھی ہے پینا بھی ہے گھر بھی
ہے رہا ئش بھی ہے گا ڑیاں بھی ہے لیکن سکون نہیں ہے کیوں سکون نہیں
ہے ؟جب سب کچھ ہے سکون کیوں نہیں ہے یہ شک ایک اجزا ء ہے جو ہر
شخص میں ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایاالم ذلک الکتاب لا ریب وفی...یہ کتاب اس
میں شک نہیں ہے کیا مطلب ہواا س کا یہ ایسی کتاب ہے جس میں شک نہیں
ہے ایک آدمی جو شک او ر وسوسے میں مبتلا ہے وہ اس کتاب سے فا ئدہ اٹھا
سکتا ہے اسی لئے قرآن کی رو شنی سے ہم محروم ہیں فولل لمتقین ...شرط
ہے شر ط یہ ہے اس کتاب میں شک نہیں ہے اس کتاب کے لئے فا ئدہ اٹھا نے
والے کے لئے ضروری ہے کہ اس کے اندر بھی شک نہ ہو یقین ہو اس کے اندر بھی
اللہ کی کتاب ہو هدی اللمتقین ...اور یہ کتا ب متقی لوگوں کو ہدایت بخشتی
ہے کہی نہیں آپ نے پڑھا ہو گا هدی لمسلمین...هد ی المنافقین ...هدی القدرین
...هدی المکفرین ...کہی نہیں متقین کا مطلب یہ ہے جن لوگوں کو تصدیق
القلب حاصل ہو تا ہے وہ متقی ہو تے ہیں ور جو متقی نہیں ہیں اس آیت کے
مطابق وہ شک اور وسوسے میںگرفتار ہیاور شک میں وسوسے میں گر فتار بندے
جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق مریض ہے بیمارہے اللہ تعالیٰ کی جو
قانون قدرت کے تحت اسے جو تعاون حاصل ہے اس سے محروم ہے ہرسو ل
اللہﷺ خاتم النبیین ہیں اس کے بعد یہ سلسلہ ختم ہو گیا ہے نبوت کالیکن نبوت

کا فیض ابھی جا ری رہے گا ۔اور وہ نبوت کا فیض ہے وہ ولن تجدیلا ...اللہ کا جو
شعار ہے اللہ کی جو طرز فکر ہے اللہ کی جو عادت ہے اللہ کی جو معشیت ہے
اللہ کاجو قانون ہے اللہ کا جو نظام ہے اس میں نہ تاتر ہو تا ہے نہ تبدیلی ہو
تی ہے نبوت تو ختم ہو گئی اگر اللہ کے نظام میں تا تر اور تبدل پیدا ہو جا ئے
تویہ اس آیت کے مطا بق تو تا تر نہیں ہو سکتا ۔نبی اکرم ﷺ کے بعد ان کے
دوستوں نے، ان کے شا گردوں نے ،ان کی امتیوں نے مقدس اور پا کیزہ بندوں نے
رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کاجھنڈا اٹھایا اور رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات جو پھیلانے
کے لئے اپنی زندگیاں واقف کر دی اوراس طرح سنت میں تا تر پیدا نہیں ہوا اب
ایک کی صورت ہے کہ جب مرض کی تشخص جب ہو جا تی ہے اچھا پہلے تو آپ
یہ بتا ئیمرض کی تشخص ہو گئی یا نہیں ...؟ہاں بھئی سب بتا ئیمجھے تو آواز
دو چار بندوں نے دی ہے با قی بندے تو جب مرض کی تشخص ہو گئی اب ہمیں
کیا کرنا ہے علاج کر وانا ہے علاج کے لئے ہمیں کیا کرنا ہے معالج ڈھونڈنا ہے اب
معالج کون ہے ڈاکٹرتو اس کا معالج ہے نہیں میں چھوڑیں ڈاکٹر تو اس کا معالج
ہے نہیں اب ایک ہی ہے کہ اللہ کے دوست معالج ہیں اب اللہ کے دوستوں سے
قربت حاصل کریں اور یہ سارے جو میں نے نام گنوائے تھے یہ سارے معالج ہیں اب
ان دوستوں کے پاس جو بیٹھے ہوئے ہیں وہ دوستوں کے دوست ہیں دوست کا
دوست بھی دوست ہوتا ہے ۔تو زیادہ سے زیادہ آپ متوجہ ہوںامراض کی
تشخص کے بعد علاج کر وائیں اور علاج کیا ہے علاج یہی کہ آپ ڈاکٹر کے پاس جا
ئیں اس کی فیس اداکریں ۔جو کچھ وہ کہے وہ کر یں پر ہیز کر یں تو یہ جو اولیا
ء اللہ نے ان کی فیس یہی ہے کہ جب آپ جا ئیں گے وہ آپ کو نصیحت بھی کر
یں گے بھئی نماز پڑھو رو زہ رکھو بھئی حق تلفی نہ کر وبھئی یہ کرو وہ کرو
تمہارا علاج ہوجا ئے گا تم ٹھیک ہو جا ئو گے ۔یہی ان کی طرز فکر ہے وہ پیسے
ویسے نہیں ما نتے پیسے تو ڈا کٹر ما نتا ہےتو اب دیکھئے علاج مفت ہو جا ئے تو پھر
بھی آپ علاج نہ کرو ائیں تو اس سے بڑی محرو می دنیا میں کو ئی ہو سکتی ہے
سلسلہ عظیمیہ اس بات کی دعوت دیتا ہے اعلان کر تا ہے اللہ شاہد ہے یہ
سلسلہ چلا نے والے لوگ آپ کے امرا ض کی تشخص کر سکتے ہیں اور آپ کے
امراض کا اللہ کے حکم سے علاج کر سکتے ہیں ۔قلندر بابا اولیا ء کا فیض عام
ہے جس کا دل چا ہے اس فیض سے فا ئدے اٹھا ئیں اور یہ مر دنی اور بیماری اور
زبوحالی بے کسی اور بے بسی پر یشا نی سے نجات حا صل کر نے کے لئے عظیمیہ
سلسلہ کی جو خدمات ہیں ان سے آپ استفادہ کر یں ۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو تو
فیق دے ۔تو ایک لطیفہ سنا تا ہوں۔ہمارے یہاں عید کو میٹھی عید کو لوگ آتے ہیں
نماز پڑھنے جاتے ہیںتو پھر وہاں مرااقبہ ہال میںآتے ہیں کئی سو افراد ہو تے ہیں
تو اس میں دیکھنے کی چیز یہ ہو تی ہے اس میں بچے چھوٹے چھوٹے تتلیوں کی
طرح پھر تے ہیں نئی نئی فراخ مائیں خوب بنا سجا کر لا تی ہیں انہیں تو میںنے
کہا سب لوگ بیٹھے ہو ئے ہیں بیٹھو کہی لطیفہ شطیفہ سنا ئو خیر وہ لطیفے
بھی سنا ہی دئیے تو ایک صاحبہ نے ایک بڑا لطیفہ سنایا کہ ایک گھر میں چور

گھس گیا تھا تو بیوی نے کہا میاں جی میاں جی اٹھو گھر میں چور آگیا ہے تو انہوں نے کہا بھئی دن کو تو مجھے کچھ نظر نہیں آتا رات کو چو ر کیا لے کر جا ئیں گا آنے دو خود ہی چلا جا ئے گا اس نے کہا ایسا نہیں ہے کچھ نہ کچھ تو ہو تا ہی گھر میں اچھا بیوی ما شا اللہ بہت صحت مند تھی بیوی بہت تگڑی موٹی تا زی آپ کو یا دہو گا ہمارے زمانے میں نا ئی اسکوپ آیا کر تا تھا وہ کندے پر رکھ کر پھر تے تھے یا د ہے کچھ لوگوں کو بائی اسکوپ ہو تا ہے وہ بچے اس میں دیکھتے تھے اور کہتے تھے دیکھو با رہ من کی دو ھو بن دیکھو بھئی با رہ من کی دو ھو بن تو ہم دیکھا کر تے تھے وہ اسی قسم کی اس کی بیوی تھی خیر جناب وہ بیوی نے کہامیاں تو اٹھتا ہی وہ گئی اور ا س نے جاکر دھکا دیااور چو ر کے اوپر بیٹھ گئی اور میاں سے کہا آپ جلدی جا ئو پو لیس کو بلا ئو میں نے اسے قابو کیا خیر وہ اٹھے بھئی آنکھیں ونکھیں مل کے جوتا دوھونڈنے لگے جوتا ملا نہیں وہ کہنے لگی جا تے کیوں نہیں کیا دوھونڈ رہے ہو کہنے لگے میں جو تا دوھونڈ رہا ہوں تو چور نے کہا میرا پہن لو۔اللہ تعالیٰ ہم سب کا حا می اور نا صر ہو پھر انشا اللہ ملا قات ہو گی حضور قلندربابااولیا ء کے عرس کے سلسلے میں آپ لوگ تشریف لا ئے یقینا آپ کے اندر بہت ساری تبدیلی پیدا ہو ئی ہیں وہ آپ اپنے گھروں میں جا کر محسوس کریں گے اور یہ تبدیلی کسی بزرگ کا فیض بنتا ہے۔
آپ کو اس بات کا علم ہو اکہ انسان کا فزیکل باڈی جو ہے اس کی حیثیت رو ح کے تا بع ہے رو ح کے بغیر جسم کی کو ئی حیثیت نہیں ہے جب پتا چل گیا فزیکل باڈی کی کو ئی اپنی ذاتی حیثیت نہیں ہے روح کی حیثیت ہے تو اس سے سے یہ پتا چلا ہر انسان کی اصل اس کی روح ہے اور ہر صاحب عقل اور صاحب شعور آدمی تو رسول اللہﷺ کی حدیث مبا رکہ کے مطا لق وہ اللہ سے بھی واقف ہو جا تا ہے رسول اللہﷺ نے فرمایا من عرفہ نفس فقد عرفہ ربہ... جس نے اپنی روح کو پہچان لیا اس نے اپنے نفس کو پہچان لیا روح کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیااس بات سے یہ کلیا ء اور قاعدہ بناکہ جب تک کو ئی انسان اپنی روح سے اپنی ذات سے اپنی اصل سے واقفیت حاصل نہیں کر ے گا اللہ سے واقف نہیں ہو سکتا یہ پھر میں آپ کو اس کو پھر غور سے سنیں من عرفہ ...جس نے اپنی روح کو پہچانا اس نے ہی اللہ کو پہچان لیا یعنی جس نے اپنی روح کو نہیں پہچا نااس نے اللہ کو نہیں پہچا نا اب یہ آپ کے لئے میرے لئے سب کے لئے علامہ فکریہ ہے کہ اگر ہم اپنی روح سے واقف نہیں ہو نگے اللہ سے واقف نہیں ہو نگے اور جب ہم اللہ سے واقف نہیں ہو نگے تو دنیا میں آنے کا مقصد پو را نہیں ہو اانسان کا مقصد یہ ہے دنیا میں آنے کا کہ وہ اپنے اللہ سے اپنے پروردگا رسے اپنے معبود حقیقی سے جو ستر مائوں سے زیادہ محبت کر نے والی ہستی سے واقفیت حاصل کر لے انسان کی زندگی کا مقصد اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے جہاں تک کھا نے پینے کا مسئلہ ہے ،بچوں کی پیدا ئش کا مسئلہ ہے ،بچوں کی تر بیت کا مسئلہ ہے یہ سب کام حیوانات بھی کر تے ہیں ایک ماں اگر اپنے بچے کو دودھ پلا تی ہے تو بلی اپنے چھ بچوں کو دودھ پلا تی ہے ،ایک ماں اپنے بچوں کی تر بیت

کر تی ہے تو ہر جانور اپنے بچے کی تر بیت کر تا ہے چڑیا اپنے بچے کو دانا چونگنا
سکھا تی ہے ،ماں باپ اپنے بچوں کے لئے سایہ کرنے کے لئے اوپر چھت بنا نے کے
لئے مکان بنا تے ہیں کوئے پر ندے بھی اپنا گھونسلے بنا تے ہیں ،ماں اگر اپنے بچوں
کو دودھ پلا تی ہے تو چڑیا اپنے بچوں کو چونگا دیتی ہے ،دودھ پلانا اتنا مشکل کام
نہیں ہے جتنا کر کے اپنے پوٹے میں سے غذا الٹ کر اپنے بچے کے اندر ڈالتی ہے آپ
غور کر یں کبو ترکو جب وہ کھا نا کھلاتا ہے اپنے بچوں کو بد حال ہو جا تا ہے
پہلے موٹے میں جمع کر تا ہے اب دیکھیں کو ئی آدمی تصور کرے کے الٹی کر نے
میں کتنی تکلیف ہو تی ہے اب بتا ئیے ایک ماں سے کبو تری کی خدمات زیادہ
نہیں ہو نگی تو پھر یہ دودھ پلانا،گھر بنایا یہ جا نور کے کام بھی ہے جب تک
انسان گھر بنا تا ہے دودھ پلا تا ہے بچوں کی تعلیم و تر بیت کر تا ہے وہ حیوان
ہے اور جب کو ئی انسان اپنی روح سے واقف ہو جا تا ہے اور روح سے واقف ہو
کر اللہ کا عرفان حاصل کر لیتا ہے وہ انسان ہے جب تک کو ئی انسان اپنی روح
سے واقفیت نہیں ہو تا اس کا شمارکتے بلیوں میں ہو تا ہے ،اس کا شمار چیل
گیت کوئے میں ہو تا ہے اور بہت اچھے الفاظ میں کہو تو اس کا شمار کبوتروں
میں چڑیوں میں ہو تا ہے اور جب کو ئی انسان اپنی اصل معلوم کر لیتا ہیاس
کی مثال آپ سمجھ چکے ہیں کو ئی مر دہ آدمی کھا نا نہیں کھا تا کو ئی مر دہ
باپ یا ماں اولا د کی تر بیت بھی نہیں کرسکتی تو جب کو ئی انسان اپنی اصل
سے واقف ہو جا تا ہے تو اس کا شمار انسانوں میں ہو تا ہے ہاور جب کسی
انسان جو حیوان ہیں جب اس کاشمار حیوانوں میں ہو تا ہے تو اللہ تعالیٰ اس
سے اتنے خوش ہو تے ہیں کہ اس کو انبیا ء کی صحفیں میں لیجا کر کھڑا کر دیتے
ہیں ہجب تک کوئی انسان اپنی روح سے واقف نہیں ہوگا وہ حیوان ہے کتا ہے،
بلی ہے، بیل ہے، گدھا ہے کچھ بھی ہے اس لئے بیل ،بلی، گدھے کتے کے جو عادات
ہیں وہ انسان کر رہا ہے اور وہی انسان جو قدرت کی دی ہو ئی صلاحیت اور
تو فہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے انسان یاد رکھیں واحد مخلوق انسان ہے جس کو
اللہ تعالیٰ نے روح کو جا نے کی صلاحیت عطا کی ہے روح کو پہچانے کی صلاحیت
عطا کی ہے من عرف نفس ... اور جو انسان اپنی روح کو نہیں پہچا نتا وہ
انسان کہلا نے کا قرآن اور حدیث کے مطا بق مستحق نہیں ہے ہمیرے عزیز دو
ستوں میرے بزرگوں میرے بچوں آج کی اس نشست میں جو با تیں ہو ئی ہیں
میں نے یہاں اس کر سی پر بیٹھنے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی رسول
اللہﷺ کے وسیلے سے کہ یا اللہ مجھ سے وہ با تیں کہلوا جو میرے بچے سن کر
قبول کر سکیں مجھ سے ایسے الفاظ بلواجو مشکل نہ ہوں جو میرے بچوں کے
ذہنوں میں اتر جا ئیں دلوں میں داخل ہو جا ئیں ان کے اندر نبوت کے فوارے ابلنے
لگیں میں سمجھتا ہوں میری دعا اللہ نے قبول فرما ئی اب یہ میرا آپ کا سب کا
کام ہے کہ ہم حیوانات کی گروہوں سے نکل کر انسان کی صفحوں میں داخل
ہو جا ئیں ہاللہ تعالیٰ ہمارا منتاظر ہے کہ حضور قلندربابااولیا ء فرما تے ہیں

کہ انسان اتنا اللہ کی طرف نہیں دوڑتا جتنا اللہ تعالیٰ انسان کو اپنی طرف بلانے
کے لئے بے قرار ہے ۔ اختتام